© rasailojaraid.com

کی وجہ سے بھول گیا ہے اور دوبارہ یاد کرنا اس کے لیے مشکل ہو گیا ہے تو بھی اپنی بساط کی حد تک یاد کرنے کی کوشش کرتا رہے ورنہ وہ گناہ گار ہو گا اور قرآن کریم سے بے اعتنائی کا مجرم ہو گا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

جہادِ شاملی کب ہوا؟

سوال، تحریکِ آزادی کے تذکرہ میں "جہادِ شاملی" کا اکثر ذکر آتا ہے یہ جہاد کب اور کہاں ہوا تھا؟ (اکرام اللہ لاہور)

جواب: "شاملی" یوپی (انڈیا) میں ایک جگہ کا نام ہے جو ۱۸۵۷ء میں ایک تحصیل کا صدر مقام تھا، تھانہ بھون، گنگوہ، نانوتہ اور کیرانہ وغیرہ اسی علاقہ میں ہیں، ۱۸۵۷ء میں جب ہندوستان پر حکمران انگریزوں کے خلاف جو "ایسٹ انڈیا کمپنی" کے نام سے برصغیر پر حکومت کر رہے تھے ملک کے مختلف حصوں میں مسلح جہاد آزادی کا آغاز ہوا تو اس علاقہ کے علماء کرام نے بھی اس میں حصہ لیا۔

تھانہ بھون کی خانقاہ میں علماء کی مشاورت ہوئی جس میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کو امیر جہاد منتخب کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کو سپہ سالار چنا گیا مولانا رشید احمد گنگوہیؒ قاضی القضاۃ بنائے گئے ان علماء کی قیادت میں علاقہ کے عوام نے انگریزی اقتدار کے خلاف جنگ لڑی اور مسلح لڑائی کے بعد شاملی تحصیل کو انگریزوں سے آزاد کرا لیا اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے امیر کی حیثیت سے اقتدار سنبھال لیا مگر یہ سلسلہ زیادہ دیر تک جاری نہ رہ سکا اور دہلی اور دیگر مقامات پر انگریزوں کے ہاتھوں مجاہدین آزادی کی شکست کے بعد شاملی پر بھی فرنگی نے دوبارہ قبضہ کر لیا اس دوران کم و بیش سترہ دن تک یہ علاقہ آزاد رہا اور اس پر حضرت حاجی صاحبؒ کی شرعی حکومت قائم رہی اس معرکہ کو تاریخ میں "جہادِ شاملی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امراض و علاج

حکیم قاری محمد عمران مغل بی۔ اے
فاضل عربی فاضل الطب والجراحت مستند درجہ اولیٰ
طبیہ کالج لاہور

غسل رحمت یا زحمت؟

ایک وقت تھا کہ جب طبیعت چاہی غسل کر لیا رات دن صبح و شام گرمی سردی وغیرہ کو کبھی خاطر میں نہیں لایا جاتا تھا اگر کوئی امر مانع تھا تو صرف یہ کہ طبیعت آمادہ ہو مگر حالتِ جنابت میں جسمانی پاکیزگی کے لیے جو حکم دیا گیا ہے اس میں وقت کی نزاکت کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے اور یہ پاکیزگی بہرصورت کرنی پڑے گی چاہے طبیعت آمادہ ہو یا نہ ہو پاکیزگی کی اہمیت کے لیے یہ ہی حدیث شریف کافی ہے کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے آج ہماری بود و باش خورد و نوش کے تمام طور طریقے بدل گئے ہیں خاندان کے تمام بالغ افراد صبح سے شام تک کولہو کے بیل کی طرح رزق حلال کی خاطر کسی نہ کسی کام میں جتے رہتے ہیں شام کو واپسی ہوئی گھر میں اوّل تو پانی ہی نہیں موسم بھی ٹھنڈا وقت بھی ختم ہو رہا ہے اوپر سے مہمانوں کی آمد بھی ہونے والی ہے اس افراتفری میں غسل کرنے کے بعد جو حالات سامنے آتے رہتے ہیں ان سے نپٹنے کے لیے کوشش در کوشش کرنا پڑتی ہے اور بیٹھے بیٹھے ایک انہونی کیفیت سے واسطہ پڑنے لگتا ہے۔ اکثر حضرات کو فرماتے سنا گیا کہ حکیم صاحب سارا دن کام کیا طبیعت بالکل ٹھیک تھی بس شام کو گھر آیا وقت کم تھا جلدی غسل کر کے باہر نکلا تو چھینکوں نے آ ستایا اب زکام لگ گیا کل سے بخار بھی ہے پسلیوں میں بھی ہلکا ہلکا درد ہے۔ گلا بھی خراب ہو رہا ہے پٹھوں میں کھچاؤ ہے وغیرہ وغیرہ ہمارے آباء و اجداد کو قدرت نے قناعت کی دولت دے کر اپنی حفاظت میں لے رکھا تھا کیونکہ وہ اللہ کے بندے صحیح معنوں میں تھے انہیں کوئی فکر نہ تھی تو صرف یہ کہ خدا کے احکامات پورے کرنے میں کوئی لمحہ فروگذاشت نہ ہونے پائے مگر ہمیں تو طولِ امل نے دین کا نہ دنیا کا چھوڑا۔ احکامات خداوندی کو چھوڑ کر جو کام بھی کریں گے کسی نہ کسی الجھن میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھنسیں گے بیماریوں سے بچاؤ کے لیے اطباء عظام نے پانی کے غسل سے بہت سے علاج دریافت کئے آج یہ پورا علم بن چکا ہے جسے علاج بالماء کہتے ہیں۔ سورج کا غسل ریت میں لوٹنے پوٹنے کا غسل سارے جسم یا مقررہ حصہ پر ایک خاص مٹی ملنے کا عمل اس کے علاوہ ہیں یا مختلف رنگوں کی شعاعیں جسم پر ڈالنا وغیرہ یہ سارے علاج قدیم طریقوں سے اخذ کر کے جدید طریقوں میں رائج ہیں۔ فی زمانہ غسل کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ وہ چھ امور جن پر حفظ صحت کا انحصار ہے ان میں سے ایک امر استفراغ و احتباس بھی ہے یہی وجہ ہے کہ پرانے زمانے میں خاص خاص حمام بھی تیار ہوا کرتے تھے جن کا سراغ آج بھی ملتا ہے ان حماموں میں لاعلاج امراض کا علاج ہوا کرتا تھا۔ اطباء کا ہزار ہا سال کا تجربہ ہے کہ خارش عموماً ان حضرات کو ہوتی ہے جو حقوقِ زوجیت ادا کرنے کے بعد گرم پانی سے غسل نہیں کرتے۔ جو غذا اگ ہم کھاتے ہیں وہ ہضم ہونے کے تیسرے درجہ پر جب پہنچتی ہے تو کچھ لطیف اجزاء تبخیر کی صورت میں جلد کے مساموں کے راستہ خارج ہوتے ہیں مگر پسینہ کی موجودگی میں جلد پر جم کر تہ کی شکل بن جاتی ہے جو بعد میں میل کہلاتی ہے اگر اس میل کو بذریعہ غسل مناسب پانی سے صاف نہ کیا گیا تو مسامات بدن بند ہو کر آکسیجن جذب بدن نہ ہو سکے گی۔ اس کے نتیجہ میں اب اعضائے تنفس کو زیادہ کام کرنا پڑے گا گردوں کے اکثر مرض ایسے ہوا کرتے ہیں جنہیں زندگی میں مسلسل مناسب غسل کرنے کا موقع نہ ملا ہو بند مسامات کے باعث خون میں حدت پیدا ہو سکتی ہے۔ بخار کا عارضہ لگ سکتا ہے خونی امراض تنفس کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں دورانِ خون کا نظام بگڑ کر نظام ہضم بھی بگڑ سکتا ہے غسل بطور زحمت یا رحمت کے لیے چند امور کا خیال رکھنا پڑے گا پانی ایسا صاف ستھرا ہو جس میں معدنی اور نباتاتی اجزاء نہ ہوں ایسے دریاؤں، کنوؤں، چشموں یا جھیلوں کا پانی جن میں یہ اجزاء ملے ہوں گے ان سے غسل زحمت کا باعث ہو گا۔ اگرچہ بعض جگہوں کا معدنی پانی صحت کے لیے رحمت بھی ہے مگر یہ معالج کی ہدایت پر منحصر ہے جیسے گندھک ملا ہوا پانی، اطباء کرام نے غسل کے پانی کو چار درجات میں تقسیم کر دیا ہے۔ گرم۔ نیم گرم، معتدل، سرد۔

گرم پانی سے تو بوڑھے کمزور رطوبی مزاج والے غسل کر سکتے ہیں مگر عام آدمیوں کو یہ نقصان دیتا ہے کیونکہ بدن کی رطوبتیں بہت خارج ہو جاتی ہیں۔

© rasailojaraid.com